O

ایک طوفان سا گزر گیا ہے
ایک انسان تھا، گزر گیا ہے

تری آنکھوں کے سامنے مجھ پر
دیکھ کیا سانحہ گزر گیا ہے

ساتھ رہتے ہو، ساتھ دیتے نہیں
ایسا کیا ماجرا گزر گیا ہے

دوریاں قربتوں سے نکلی ہیں
ایسا اک واقعہ گزر گیا ہے

https://emad-ahmad.com/

اب شکایات کیا کروں تم سے
بس وہ اک وقت تھا، گزر گیا ہے

یاد ڈھلنی ہی تھی کسی دن تو
وقت بھی بے بہا گزر گیا ہے

جس جگہ مل کے بیٹھتے تھے ہم
اب وہاں راستہ گزر گیا ہے

آپ کے دل کی رہگزار پہ اب
کیا کوئی دوسرا گزر گیا ہے

اپنے اندر تو شور تھا ہی مگر
شہر میں کیا بھلا گزر گیا ہے

https://emad-ahmad.com/

چند جذبات اور کچھ سوچیں
رات کا سلسلہ گزر گیا ہے

قربتوں کی تلاش میں گویا
ہم میں اک فاصلہ گزر گیا ہے

چار خوشیوں کی آرزو میں عماد
غم کا اک قافلہ گزر گیا ہے

https://emad-ahmad.com/